السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

:(1) :کیا فرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ بنام قاضی مصطفی فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے تین بیٹیاں ایک بیوی ۔ ایک بھائی فیض النبی ۔

(2)......فوت ہونے والے نے اپنے ہاتھ سے ایک ورق پر تحریر کیا کہ میری ساری جائیداد کی مالک میری تین بیٹیاں ہیں ۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق یہ

جائیداد کس طرح تقسیم ہوگی نیز صرف بیٹیوں کے نام ہبہ نامہ صحیح ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ فوت ہونے والے کی ملکیت سے اس کے کفن دفن کا خرچ کیا جائے اس کے بعد اگر میت پر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے اس کے بعد اگر میت نے وصیت کی ہے تو کل مال کے تیسرے حصے تک کی وصیت کو پورا کیا جائے اس کے بعد فوت ہونے والے کی کل جائیداد کو ایک روپیہ قرار دے کر یوں تقسیم کی جائے گی ۔

فوت ہونے والے غلام مصطفی کی کل ملکیت ایک روپیہ (منقولہ خواہ غیر منقولہ)

وارث : بیوی کو 2 آنے 3 بیٹیوں کو مشترکہ طور پر 10 آنے 8 پیسے ، بھائی فیض محمد کو 4 پیسے ملیں گے ۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ حدیث مبارکہ میں ہے :
((الحقوا الفرائض بأہلہا فما بقی فلأولی رجل ذکر)) (بخاری و مسلم)

باقی رہی بات ہبہ نامے کی تو وہ جائز نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے :

((لاوصیة للوارث)) مسند احمد ج ٤ ، ص ١٨٦ ، رقم الحدیث : ١٧٦٨٠ . جامع ترمذی کتاب الوصایا 'باب ما جاء لاوصیة لوارث 'رقم الحدیث : ٢١٢٠ -ابن ماجہ 'الوصایا 'باب لا لوارث 'رقم الحدیث : ٢٧١٢ .

باقی ہبہ کی ہوئی ملکیت ابھی تک لڑکیوں نے قبضہ میں بھی نہیں لی اور کھاتے وغیرہ بھی نہیں ہوئے مالک فوت بھی ہوگیا ہے تو اس صورت میں وصیت ہوگی ہبہ نہیں ہو سکتی جیسا کہ اوپر حدیث گزری ہے کہ وارث کے لیے وصیت نہیں ہو سکتی ۔

موجودہ اعشاری فیصد نظام میں یوں تقسیم ہوگا

100 روپے

بیوی 8/1/12.5

8 بیٹیاں 3/2/66.66

1 بھائی عصبہ 20.84

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 570

محدث فتویٰ